جامع القرآن، محمد رسول اللہ (سلام علیک)

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

Abstract

The Holy Quran is the last and final revealed book of Almighty Allah which was given to the seal of all Prophets Muhammad (Peace be upon him). Commonly it is questioned by non Muslims whether the Quran was written and collected during the time of Prophet Muhammad (Peace be upon him). But it is proved beyond doubt that the Quran was written down in its entirety before his demise under his supervision. In this article, I have endeavored to establish that the Quran was not only written but recorded, collected and produced as a hand-written manuscript called "Mushaff" in his life time. Therefore it dispels all clouds of confusions and doubts raised against the authenticity of the Quran،

Key words:Holy Quran,final revealed book,Prophets ,Mushaff, Muhammad.

بدھ مت کی 'تری پتاکا' ہو یا زرتشت کی 'اوستا'، یہودیت کا عہد نامہ قدیم ہو یا مسیحیت کا عہد نامہ جدید، بیاس کی 'مہابھارت' ہو یا برہما کی 'وید' کسی بھی کتاب کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کتاب اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور ان مذاہب کے بانیان یا حقیقی رہنماؤں نے انہیں اپنی حیات میں ہی محفوظ کر لیا تھا۔ بائبل کے بارے میں تو مسیحی اپنے رسالے 'اویک' میں خود یہ اعتراف کرتے ہیں کہ بائبل میں پچاس ہزار سے زائد غلطیاں موجود ہیں۔[1] بائبل میں تحریف کی واضح مثالیں انگریزی نسخے میں دیئے گئے پاورقی حوالہ جات میں بار بار اس بات کے ذکر کیے جانے کی صورت

میں دیکھی جا سکتی ہیں کہ ان آیات کو بائبل کے بعض نسخہ جات سے نکالا جا چکا ہے۔ ۲

اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر کتب کا نزول رمضان میں ہی فرمایا اور اور 'اسلام' کا اکمال و اتمام خاتم النبیین محمد رسول ﷺ پر قرآن مجید کے نزول کی صورت میں مکمل فرمایا۔ قرآن کریم اللہ رب العزت کا کلام اور کتاب ہدایت ہے۔ جس میں تمام آسمانی کتب و صحائف کو جمع کر دیا گیا۔ اسی لیے اللہ رب العزت نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے دین 'اسلام' کی حفاظت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی اکملیت کی صیانت کے لیے اس کتاب حکمت کی حفاظت کا وعدہ خود فرمایا ہے۔ ۳ آپ ﷺ نے اپنی حیات میں کتابت کتاب، کو مکمل فرما دیا تھا جو یقیناً صرف قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

۲۱ جولائی ۲۰۱۵ء کو برطانیہ کی برمنگھم یونیورسٹی نے اعلان کیا کہ ان کی لائبریری میں موجود مشرق وسطیٰ کی کتب کے قدیم خزانے میں قرآن مجید کے نسخے کے قدیم ترین اجزاء دریافت ہوئے ہیں۔ برٹش لائبریری کے مخطوطات کے ماہر ڈاکٹر محمد عیسیٰ ویلی نے بتایا کہ Oxford University Radiocarbon AcceleratorUnit کی ریڈیو کاربن ڈیٹنگ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ یہ نسخہ آج سے تقریباً ۱۳۷۰ سال پرانا ہے جسے ۵۶۸ء سے ۶۴۵ء کے درمیان میں لکھا گیا۔ قرآن مجید کے نزول کا زمانہ ۶۱۰ء سے ۶۳۲ء تک ہے۔ جس شخص نے بھی اسے لکھا ہے اس نے یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہوگی اور آپ ﷺ کے کلام کو سنا ہوگا۔ قدیم خط حجازی میں لکھی ہوئی سورۃ طٰہٰ کی جب تلاوت کی گئی تو وہ مکمل طور پر موجودہ قرآن مجید کے موجودہ نسخہ جات کے مطابق تھی۔ ۴ اس دریافت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ نسخہ یا تو نبی کریم ﷺ کے عہد میں لکھا گیا یا پھر یہ انہی نسخہ جات میں سے ہے جو خلفائے راشدین کے عہد میں تیار کیے گیے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طرح کے دریافت ہونے والے تمام اجزاء و نسخہ جات کے تناظر میں 'تاریخ المصاحف' پر ایک جامع تحقیق سامنے لائی جائے تا کہ اس طرح کی جدید مغربی تحقیقات سے نفع اٹھاتے ہوئے ان کے مضر اثرات سے انسانیت کو محفوظ رکھا جا سکے۔ شرق تا غرب، شمال تا جنوب تمام اہل ایمان عہد رسالت سے تا حال ایک ہی قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ اسی طرح سے جاری رہے گا۔ تمام تر فرقہ بندیوں کے باوجود کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کی طرح قرآن مجید کے نہ تو مختلف ورژن ہیں اور نہ ہی اس کے متن میں اختلاف ہے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے بھی اپنے ایک مضمون 'تاریخ القرآن' میں بیان فرمایا ہے کہ جرمنی کے عیسائی پادریوں نے ارادہ کیا کہ حضرت مسیح ؑ کے دور میں موجود آرامی زبان میں انجیل دنیا میں اب موجود نہیں اس وقت انجیل کا سب سے قدیم نسخہ یونانی زبان میں ہے جس سے دیگر زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا۔ اس لیے تمام قدیم یونانی نسخہ جات کا تقابل کیا جائے۔ جب ایک ایک لفظ کا باہم

تقابل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان نسخہ جات میں دو لاکھ اختلافی روایات موجود ہیں ۔اس حقیقت کو جاننے کے بعد جرمنی کی میونخ یونیورسٹی میں اک ادارہ قائم کیا گیا تا کہ اسی نوعیت کی تحقیقات قرآن مجید کے بارے میں کی جائیں ۔تین نسلوں تک قرآن مجید کے دستیاب شدہ قدیم ترین بیالیس ہزار سے زائد نسخہ جات کا باہم تقابل کیا گیا۔ڈاکٹر صاحب کی ملاقات ۱۹۳۳ء میں اس ادارے کے تیسرے ڈائریکٹر پرتیسل سے بھی ہوئی ۔جب اس ادارے کی ابتدائی رپورٹ شائع ہوئی تو اس میں یہ لکھا گیا کہ ابتدائی نتیجہ ہم نے یہ برآمد کیا ہے کہ قرآن مجید کے ان نسخوں میں کتابت کی غلطیاں تو ہیں لیکن اختلافی روایت ایک بھی نہیں ہے۔ ۵

عمومی طور پر جامع القرآن کی اصطلاح حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ کے لیے استعمال کی جاتی ہے جب کہ خلیفۂ رسول،صدیقِ اکبرؓ بھی جامع القرآن کہا جاتا ہے حالاں کہ اگر قرآن مجید اور تاریخی روایات کا مطالعہ کیا جائے تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں قرآن مجید کے جمع و بیان کے کام کو خود ہی مکمل فرما دیا تھا اور اس مجموعے پر مصحف کا اطلاق بھی ہوتا تھا۔عہد رسالت میں کثیر تعداد میں کاتبین وحی کو رسم القرآن کی ذمہ داری سونپی گئی جسے ان نفوس قدسیہ نے نبی کریم ﷺ کی زیرنگرانی بحسن خوبی ادا کیا۔ان کاتبین کے علاوہ متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس بعض سورتوں کے اجزاء اور بعض کے پاس مکمل قرآن مجید کے مصاحف موجود تھے۔آپ ﷺ نے وحی الٰہی کے آغاز سے ہی اس کے حفظ کے ساتھ ساتھ اس کی کتابت کا بھی خصوصی اہتمام فرمایا تھا اسی لیے قرآن مجید کا بصورت حفظ سینوں میں اور بصورت کتابت مصاحف میں جمع ہونا عہد رسالت میں ہی مکمل ہو چکا تھا جب کہ خلفائے راشدین کے عہد میں انہی مصاحف اور صدور کی مدد سے نقول تیار کرتے ہوئے جمع قرآن اور نشر قرآن کے سلسلہ کو مزید آگے بڑھایا گیا ۔اسی لیے حقیقی طور پر جامع القرآن خود محمد رسول اللہ سلام علیک ہیں۔

جمع قرآن مجید عہد رسالت میں:

قرآن مجید اللہ کی وحی اور اس کا کلام ہے۔اسی لیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس کی تلاوت کرے اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو۔نبی کریم ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں 'جمع قرآن' کا اہتمام اصلاً دو اعتبارات سے فرمایا یعنی کلام الٰہی کی کتابت اور اس کا سینوں میں حفظ کی صورت میں جمع ہونا۔کتاب ہدایت کے ساتھ مسلمانوں کی عقیدت کے علاوہ اس کا ریاستی قانون و عمدہ کلام ہونا، دینی و دنیاوی منفعت کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کا حافظ، قاری اور متعلم و معلم کے فضائل بیان فرمانا، قرآن مجید بھولنے پر وعید سنانا، بعض سورتوں کی تلاوت کی ترغیب دینا، پنج وقتہ نمازوں اور قیام اللیل میں قراءت کا فرض ہونا یہ وہ تمام عوامل تھے جنہوں نے عہد رسالت میں صحابہ کرامؓ کے جمع غفیر کو اپنے سینوں

میں حفظ قرآن کی صورت میں جمع قرآن کی ترغیب دی۔خاص طور پر آپ ﷺ کا تلاوت کتاب اور تعلیم کتاب فرمانا ایسا عمل تھا جس نے سینوں میں جمع کتاب کے عمل کو آسان بنا دیا۔حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروقؓ کا اپنے عہد میں نبی کریم ﷺ کے عمل کی بنیاد پر تمام اسلامی خلافت میں نماز تراویح کو با جماعت شروع کروانے میں بڑی حکمت بھی یہی تھی کہ تمام مسلمان ہر سال ماہ رمضان میں اپنے اپنے خطوں میں تکمیل قرآن مجید کے ساتھ اس کی حفاظت کا بھی اہتمام کرتے رہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں حفاظ وقراءت کی کثرت تعداد کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ چار ہجری میں اہل نجد کے اصرار پر ۷۰ قراء کرام [6] کو تعلیم قرآن کے لیے ارسال فرمایا جنہیں بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا گیا۔عہد رسالت میں کثیر تعداد میں اصحاب رسول ﷺ نے قرآن مجید کو مکمل حفظ کیا جب کہ مختلف سورتوں کو یاد کرنے والوں کی تعداد کا شمار نہیں۔ان حفاظ میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ مردوں میں حضرت ابی،حضرت معاذ،حضرت سالم،حضرت زید بن ثابت،حضرت عبداللہ بن مسعود،حضرت ابوزید،حضرت ابوسالم،حضرت مجمع،حضرت ابو درداء،حضرت سعد بن عبید،حضرت تمیم داری،حضرت ابوایوب انصاری،حضرت عبادہ بن صامت اور عورتوں میں حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ،ام المؤمنین حضرت حفصہ اور حضرت ام ورقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین زیادہ مشہور ہیں۔[7] حضرت ام ورقہ بنت حارثؓ کے بارے میں ہے کہ آپ ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے قرآن مجید کو جمع فرمایا۔نبی کریم ﷺ آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے تھے اور آپ کو 'شہیدہ' کہا کرتے تھے۔آپ ﷺ کے حکم پر آپ اپنے اہل خانہ کو نماز کی امامت بھی کروایا کرتی تھیں۔[8] ان کے علاوہ امام ابوعبید قاسم بن سلام نے 'کتاب القراءات' کے آغاز میں حفاظ صحابہ کرامؓ کی کثیر تعداد کے اسماء بھی ذکر کیے ہیں۔[9]

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ،ہجرت سے قبل اپنے گھر کے صحن میں روزانہ رات کو قیام اللیل میں تلاوت کلام مجید فرمایا کرتے تھے۔رات کو آپ کی تلاوت اور گریہ وزاری کو سننے کے لیے مشرکین کی عورتیں اور بچے جمع ہو جاتے۔حالت قیام میں تلاوت کلام الٰہی کی کیفیت یہ تھی کہ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت صدیقؓ نے نماز فجر میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت فرمائی۔حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا:'**لو طلعت لم تجدنا غافلين**'، اگر سورج طلوع ہونے لگا تو تم ہمیں غافل نہیں پاؤ گے۔اسی طرح حضرت سیدنا عمرؓ نمازوں میں طوال کی تلاوت فرماتے اور انصار و مہاجرین کو قرآن مجید ایسے سکھاتے جیسے استاذ طلبہ کو سکھاتا ہے۔حضرت سیدنا عثمان غنیؓ پورا قرآن مجید حالت نماز میں مکمل کر لیا کرتے تھے۔جب حضرت علی مرتضیٰؓ سے سوال کیا گیا کہ رات کتنی باقی ہے و فرمایا:'**انظروا اين بلغ عثمان من القرآن**' یہ دیکھو کہ حضرت عثمان غنیؓ نے قرآن مجید کی تلاوت میں کہاں

تک پہنچے ہیں۔حضرت علی مرتضیٰؓ رمضان مبارک میں دس دس آیات کے ساتھ قرآن مجید مکمل فرماتے تھے۔۱۰؎ ایک مرتبہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوااور عرض کی: **ان ابنی ھذا یقرأ المصحف بالنھار و یبیت باللیل** میرا یہ بیٹا دن بھر مصحف کی تلاوت کرتا ہے اوراسی مصحف کی تلاوت میں رات بھر جاگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بیٹا دن ذکر میں اور رات سلامتی میں گزرتا ہے۔۱۱؎ ان چند روایات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس طرح سے قرآن مجید کے ساتھ لگاؤ رکھتے تھے۔

عہد رسالت میں کتابت قرآن مجید

نبی کریم ﷺ نے ۴۰ سال کی عمر میں اعلان نبوت فرمایا۔وحی کا آغاز غار حرا سے ہوااور تقریباً ۲۳ برس کے عرصہ تک نجماً نجماً قرآن مجید کے نزول کا سلسلہ جاری رہا۔آپ ﷺ نے قرآن مجید کے حفظ کے ساتھ ساتھ اول دور سے ہی مردوں اور عورتوں کو قرآن کی تعلیم دینے کا اہتمام بھی فرمایا۔تعلیم و تربیت کے اس سلسلے کے لیے صحابہ وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین مختص تھے۔اس اہتمام کا اندازہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔آپ سے قبل آپ کی ہمشیرہ حضرت فاطمہؓ اوران کے شوہر حضرت سعید بن زیدؓ اسلام قبول کر چکے ہیں۔جب آپ ان کے گھر گئے تو حضرت خبابؓ ان دونوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے رہے تھے۔سورۃ واقعہ نازل ہو چکی تھی۔آپ نے انہیں خوب زدوکوب کیا۔جب بہن کے سر سے خون جاری ہوا تو آپ کا دل بہت متاثر ہوا۔آپ نے کہا مجھے وہ کتاب دکھاؤ جس کی تم تلاوت کرر ہے تھے۔آپ کی ہمشیرہ نے فرمایا: **انک رجس و انه لا یمسه الا المطھرون** بے شک تم نا پاک ہواور حکم یہ ہے کہ اس کتاب کو نہ چھوئیں مگر وہ جو پاک ہوں۔پس آپ کھڑے ہوئے اور طہارت حاصل کی اوراس کی تلاوت کی۔۱۲؎ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کے ابتدائی دور سے ہی آپ ﷺ نے قرآن مجید کے لکھوانے کا اہتمام فرمایا تھااوراس کے اجزا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس تھے جن سے وہ خود بھی ان کی تلاوت کرتے تھے اور دیگر کو بھی سکھاتے۔نبی کریم ﷺ کے 'کُتّاب' کی تعداد چالیس سے زیادہ تھی۔ان میں جناب صدیق اکبر، جناب عمر، جناب عثمان، جناب علی، جناب ابی بن کعب، جناب زید بن ثابت، جناب خالد بن سعید،، جناب حنظلہ،، جناب شرحبیل بن حسنہ،، جنا ب معاویہ،، جناب عامر،، جناب ثابت بن قیس، جناب عبد اللہ ابن ارقم، جناب طلحہ، جناب زبیر بن عوام، حضرت علاء ابن حضرمی، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت خالد بن ولید، حضرت حاطب، حضرت حذیفہ، حضرت عمرو بن عاص، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت عامر بن فہیرہ، حضرت عبداللہ بن عبداللہ،، حضرت معیقب بن ابی فاطمہ دوسی، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت خالد بن ولید، حضرت جہیم بن صلت،، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت عبد اللہ بن

سعید، حضرت ابان بن سعید، حضرت جابر بن سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین زیادہ مشہور ہیں۔ بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ ان میں سے تمام کتابت وحی کی خدمت پر مامور نہ تھے۔ ۱۳

قرآن مجید میں اللہ نے کتابت قرآن مجید کا واضح ذکر فرمایا ہے۔ قرآن میں ہی قرآن مجید کے متعدد اسماء ذکر ہوئے ان میں ایک اسم مبارک 'الکتاب' بھی ہے۔ تقریباً ۶۴ مقامات پر قرآن کو 'الکتاب' کہا گیا۔ جس یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس کتاب عظیم کو لکھے جانے کی وجہ سے 'الکتاب' اور سب سے زیادہ پڑھے جانے کی وجہ سے ''قرآن'' کہا گیا۔ اس کے علاوہ قرآن مجید سورۃ الفرقان میں ارشاد ہوا: **و قالوا اساطیر الاولین اکتتبھا فھی تملیٰ علیه بکرۃ و اصیلا** ۱۴ ''اور کہتے ہیں (یہ قرآن) اگلوں کے افسانے ہیں جن کو اس شخص نے لکھوا رکھا ہے پھر وہ (افسانے) اسے صبح وشام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔'

کفار یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ نعوذ باللہ یہ قرآن مجید سابقہ افسانوں کی طرح سے ہیں جنہیں نعوذ باللہ آپ ﷺ نے لکھوایا ہے اور پھر ان افسانوں کی صبح وشام تلاوت بھی کرواتے ہیں تا کہ یہ محفوظ ہو جائیں۔ اس سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ نبی کریم ﷺ قرآن مجید کو خود لکھوایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی تلاوت بھی کیا کرتے تھے عہد رسالت میں قرآن مجید رقاع (کھال)، لخاف (پتھروں کی تختیاں)، عسب (کھجور کے پتے) اقتاب (خشک لکڑیاں) اور اکتاف (شانوں کی ہڈیاں) پر لکھا گیا۔ ۱۵ نبی کریم ﷺ نے خود ارشاد فرمایا: **لا تکتبوا عنی و من کتب عنی غیر القرآن فلیمحه** ۱۶ ''مجھ سے کچھ نہ لکھو اور جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ جو کچھ بھی لکھا ہے وہ اسے مٹا دے۔'' قرآن مجید جب کبھی نازل ہوتا آپ ﷺ اسے اپنی زیر نگرانی خود لکھوایا کرتے تھے۔ ابن سعد نے طبقات میں '**ذکر من جمع القرآن علی عهد رسول الله** ﷺ' کے نام سے ایک باب رقم کیا ہے۔ اس باب میں آپ نے حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو درداء، حضرت زید بن ثابت، حضرت سعد بن عبید، حضرت ابو زید، عثمان بن عفان، تمیم داری، عبادہ بن صامت اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے۔ ۱۷ امام ترمذی نے اسی بات کو مزید وضاحت کے ساتھ حضرت زید بن ثابتؓ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں: **کنا عند رسول الله** ﷺ **نؤلف القرآن من الرقاع** ۱۸ ''ہم رسول اللہ ﷺ کے سامنے رقاع یعنی کھال پر لکھے ہوئے قرآن کو جمع کیا کرتے تھے۔'' حضرت زید بن ثابتؓ کی عہد صدیقی و عثمانی میں جمع قرآن کے حوالے سے خدمات معلوم ومشہور ہیں آپ کا یہ فرمان اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قرآن مجید پہلی مرتبہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ہی جمع کیا گیا۔ حضرت امام حاکم اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''**هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین و لم یخر**

جاه و فيه الدليل الواضح ان القرآن انما جمع فى عهد رسول الله ﷺ ۱۹؎ ''یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے اوران دونوں نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔اوراس میں واضح دلیل ہے کہ قرآن مجید نبی کریم ﷺ کے عہد میں جمع ہوا۔قرآن مجید کا عہد صدیقی یا عہد عثمانی میں لکھا جانا بدعت نہیں تھا کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے خود قرآن مجید لکھوانے اورعورتوں اور مردوں کوصدوراورسطور میں محفوظ کرنے کا حکم دیا تھا۔جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو صحابہ کرامؓ میں حفاظ کرام کا ایک جمع غفیر تھا جب کہ صحابہ کرام کے پاس کتاب حکیم کے اپنے ذاتی مصاحف بھی موجود تھے۔خلافت راشدہ کے عہد میں جب قرآن مجید کوصحابہ کے مصاحف،رقاع (کھال)،لخاف(پتھروں کی تختیاں)،عسب(کھجور کے پتے)اقتاب(خشک لکڑیاں)اوراکتاف(شانوں کی ہڈیاں) سے دولوحوں کے درمیان جمع کرتے ہوئے ایک سرکاری نسخہ تیارکرنے کا کام کیا گیا تو اس میں بات کا اہتمام کیا گیا کہ قرآن مجید کی ہرسورت مبارکہ پر دوگواہ یعنی صحابہ کے عہد رسالت میں تیارکردہ مصاحف کی کتابت اوران کا حفظ،کوقائم کیا جائے۔۲۰؎

عہد رسالت میں قرآن مجید پر مصحف کا اطلاق اورالمصاحف:

مصحف 'صحف' سے ہے۔جس کے معنی کسی شے میں انبساط اوروسعت کے ہوتے ہیں۔اسی لیے سطح زمین و'صحیف' کہا جاتا ہے۔'صحفة' اس بڑے پھیلے ہوئے پیالے کو کہتے ہیں جو زیادہ آدمیوں کے لئے کھانے میں کفایت کرتا ہو۔اسی سے 'صحاف' ہے یعنی زمین پر پھیلا ہوا پانی کا چشمہ۔اسی انبساط کے معنی 'صحيفة الوجه' یعنی چہرے کی کھال میں پائے جاتے ہیں۔لکھے ہوئے کاغذ یاکسی شے پر منثور تحریر کو 'صحيفه' کہا جاتا ہے۔اس کی جمع 'صحف' اور'صحائف' آتی ہے۔'مصحف' کومصحف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ تحریر شدہ صحیفوں کو جمع کرتا ہے۔۲۱؎ قرآن مجید پر مصحف کا اطلاق اس لیے کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب آیات وسورہ کو شامل ہے۔نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید کو لکھوانے کا اہتمام فرمایا اورعہد رسالت میں ہی اس پر صحف اور مصحف کا اطلاق ہوا جیسا کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

قرآن مجید میں دومقامات پراللہ رب العزت نے قرآن مجید کا وصف 'صحف' بیان کیا ہے۔سورۃ البینۃ میں اللہ نے ارشادفرمایا **رسول من الله يتلو صحفا مطهرة فيها كتب قيمة** ۲۲؎''(وہ دلیل)اللہ کی طرف سے رسول ﷺ ہیں جوان پاکیزہ اوراق کی تلاوت فرماتے ہیں۔ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں۔''ایک اورمقام پراللہ رب العزت نے ارشادفرمایا: **كلا انهاتذكرة فمن شاء ذكره فى صحف مكرمة مرفوعة مطهرة بايدى سفرة كرام بررة** ۲۳؎''جوشخص چاہے اسے یادکرے۔ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں۔بلندی والے پاکی والے۔ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے۔جوکرم والے پیکران طاعت ہیں۔''

ان آیات میں قرآن مجید کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ عزت والے اوراق میں لکھا ہوا ہے۔ پھران کی صفت بیان کی گئی کہ وہ بلندی و پاکی والے صحیفے ہیں۔ان کو لکھنے والے باکرامت اورمحمد رسول اللہ ﷺ کے اطاعت گزار اصحاب ہیں۔اسی طرح سورہ طور میں اللہ نے فرمایا:**و الطور و کتاب مسطور و رق منشور** ۲۴ ''طور کی قسم۔اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔جو کھلے دفتر میں لکھا ہے۔'' یہاں کتاب مسطور سے مراد قرآن مجید ہے جسے نکرہ اس لیے بنایا گیا کہ یہ دیگر تمام کتب کے درمیان مخصوص ہے۔پھر فرمایا کہ یہ کھلے ہوئے 'رق' میں لکھی ہے۔'رق' سے مراد وہ پتلی کھال ہے جو زمانہ قدیم میں تحریر کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ازواج مطہرات کو امت کی مائیں قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ رشتے والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہیں۔پھر فرمایا:**کــــان ذلک فــــی الکتاب مسطورا** ۲۵ ''یہ(حکم) کتاب(الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔''

یہ تمام آیات مبارک اس بات پر دلیل ہیں قرآن مجید میں ہی اس کے لکھنے جانے کا ذکر کیا گیا اور اسی وجہ اسے 'الکتاب' اور 'صحف' بھی کہا گیا۔ان آیات کے علاوہ متعدد احادیث ایسی ہیں جن میں واضح طور پر اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ عہد رسالت میں ہی قرآن مجید پر 'مصحف' کا اطلاق ہوتا تھا اور کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس اپنے مصاحف موجود تھے۔

۱۔حضرت امام احمد بن حنبلؒ روایت فرماتے ہیں:ایک مرتبہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی:**ان ابنی هذا یقرأ المصحف بالنهار و یبیت باللیل** میرا یہ بیٹا دن بھر مصحف کی تلاوت کرتا ہے اور اسی مصحف کی تلاوت میں رات بھر جاگتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:تمہارا بیٹا دن ذکر میں اور رات سلامتی میں گزرتا ہے۔۲۶

۲۔حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:اے لوگو!علم حاصل کرو قبل اس کے کہ اسے اٹھالیا جائے اور قبل اس کے کہ وہ زمین سے بلند کردیا جائے۔ایک اعرابی نے عرض کی:'**یــا نبی الـلـه یرفع العلم منا و بین اظهرنا المصاحف و قد تعلمنا ما فیها و علمنا ها نسائنا و ابنائنا و خدمنا** 'اے اللہ کے نبی ﷺ!کیا علم ہمارے درمیان میں سے اٹھالیا جائے گا جب کہ ہمارے درمیان 'مصاحف' موجود ہیں۔ہم نے جو کچھ اس میں ہے اسے سیکھا ہے اور اپنی عورتوں،بچوں اور خادموں کو سکھایا ہے۔آپ ﷺ نے غضب کی حالت میں اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا:**هـذه الیهـود و الـنصاریٰ بین ایدیهم المصاحف لم یتعلقوا منها بشی مما جا ءهـم بـــه انبیاؤهم** ۔یہود و نصاریٰ کے ساتھ بھی مصاحف تھے انہوں نے ان سے کوئی تعلق نہیں رکھا جو ان کے انبیاء کرام

علیہم السلام ان کی طرف لے کر آئے تھے۔۲۷

۳۔حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **كانت المصاحف لا تباع كان الرجل ياتى بورقة عند النبى ﷺ فيقوم الرجل فيحتسب فيكتب ثم يقوم آخر فيكتب حتى يفرغ من المصحف** ۲۸''مصاحف کی خرید وفروخت نہیں کی جاتی تھی۔کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک ورقہ لے کر آتا تھا پھر وہ کھڑا ہوتا شمار کرتا اور لکھتا۔پھر دوسرا شخص کھڑا ہوتا یہاں تک کہ وہ مصحف سے فارغ ہو جاتا۔''

۴۔امام بیہقی رحمہ اللہ شعب الایمان میں روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **من قرأ القرآن فى المصحف كتب له ا لفا حسنة** ۲۹''جس نے قرآن کی مصحف میں تلاوت کی اسے دو ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔''

۵۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **من سره ان يعلم انه يحب الله و رسوله فليقرأ فى المصحف** ۳۰''جس کو یہ بات خوشی دیتی ہو کہ وہ یہ جانے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ مصحف میں تلاوت کرے۔''

۶۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اعطوا اعينكم حظها من العبادة ،قيل يارسول الله ﷺ و ماحظها من العبادة ؟قال: النظر فى المصحف والتفكر فيه و الاعتبار عند عجائبه :** ۳۱''اپنی آنکھوں کو عبادت کا حصہ دو۔عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ آنکھوں کے لئے عبادت کا حصہ کیا ہے؟ فرمایا: مصحف میں دیکھنا اور اس میں تفکر کرنا اور اس کے عجائب سے عبرت پکڑنا۔''

۷۔حضرت عثمان بن ابوالعاص ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آپ ثقیف کے لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے۔وہ سب حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ تم ہمارے سامان اور سواری کی حفاظت کرو۔آپ نے فرمایا اس شرط پر کہ جب تم آپ ﷺ کے پاس سے آجاؤ گے تو میرا انتظار کرنا یہاں تک کہ میں بھی حاضر ہو کر واپس آجاؤں۔آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے ''مصحف'' کا سوال کیا جو آپ ﷺ کے پاس تھا۔آپ ﷺ نے مجھے وہ عطا فرمایا اور مجھے ثقیف کا امام بنا دیا میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔۳۲

۸۔حضرت عثمان بن ابوالعاص ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے جن باتوں کا عہد لیا ان میں یہ ہے: **لا تمس المصحف وانت غير طاهر** ۳۳ ''تم مصحف کو ہاتھ مت لگانا اس حالت میں کہ تم غیر طاہر ہو۔''

۹۔حضرت امام احمد بن حنبل ؒ اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت فرماتے ہیں: **سمعت رسول الله ﷺ ينهى ان يسافر بالمصحف الى ارض العدو**۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو دشمن کی زمین کی طرف مصحف لے جانے

سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔(۳۴)

۱۰۔ حضرت رافع بن مالکؓ جب ہجرت سے قبل بیعت عقبہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں ۱۰ سال میں نازل ہونے والی تمام قرآن مجید کی سورتوں کا مجموعہ عطا فرما دیا۔آپ اسے لے کر مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے اور قوم پر اس کی تلاوت کی۔اس سے یہ بات واضح ہو رہی ہے آپ ﷺ کی حیات میں قرآن مجید کے لکھنے کا کام مکمل ہوا اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس اپنے مصاحف موجود تھے۔۳۵؎

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **سبع یجری للعبد اجرھن بعد موتہ و ھو فی قبرہ: من علم علمہ،او اکری نھرا و حفر بئرا او غرس نخلا او بنی مسجدا او ترک ولدا یستغفر لہ بعد موتہ او ورث مصحفا** ۳۶؎ ''سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کے لیے اس کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے اس حال میں کہ وہ قبر میں ہو۔جس نے علم سکھایا یا نہر کھدوائی اور کنواں کھدوایا اور کھجور کا درخت لگایا یا مسجد بنائی یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے لیے استغفار کرے یا مصحف کو ورثے میں چھوڑا۔''

۱۲۔ قاضی ابوبکر ابن العربی معافریؒ کی مسلسلات میں مرقوم ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آشوب چشم ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''**انظر فی المصحف**''مصحف میں دیکھو۔۳۷؎

ان مصاحف کے علاوہ حضرت ابی بن کعب،حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے مصاحف کا بھی ذکر ملتا ہے۔۳۸؎ المصاحف اور دیگر کتب میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیگر صحابہ کے مصاحف کو دفن ۳۹؎ کرنے ارادہ فرمایا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنا مصحف دینے سے انکار کر دیا اور دیگر صحابہ کو اس کی ترغیب بھی دی۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابن مسعودؓ کے علاوہ بھی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس اپنے اپنے مصاحف تھے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کے عہد مبارک میں صحابہ کرامؓ کے صدور سے حفظاً اور ان کے مصاحف اور رقاع (کھال)،لخاف (پتھروں کی تختیاں)،عسب (کھجور کے پتے) اقتاب (خشک لکڑیاں) اور اکتاف (شانوں کی ہڈیاں) سے کتابتاً قرآن مجید کا ایک سرکاری نسخہ تیار کیا گیا تا کہ ریاستی سطح پر حفظ قرآن مجید کو عمل میں لایا جا سکے۔اسی طرح حضرت سیدنا عمر فاروقؓ اور حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے عہد میں اکابر صحابہ کے تعاون سے قرآن مجید کی نشر و اشاعت ،درست نسخہ جات کی کتابت اور صحیح قراءت پر جمع کرنے کا عظیم الشان کام سرانجام دیا گیا۔اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ قرآن مجید کی کتابت یا اس کا مصحف میں جمع کیا جانا نعوذ باللہ بدعت ہے کیوں کہ قرآن مجید کی کتابت اور اس کا جمع کیا جانا

عہد رسالت سے ثابت ہے گویا کہ عہد خلافت میں جمع وحفظ قرآن پاک کا دوسرا اور تیسرا دور مکمل ہوا۔

اس تمام بحث سے یہ معلوم ہوا کہ حقیقی معنی میں ''جامع القرآن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ'' ہی ہیں ۔آپ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی قرآن مجید کی قراءت ،تلاوت ،کتابت ،تعلیم ،جمع و بیان وتبیین اور تیسیر کا فریضہ مکمل فرمایا۔اس عہد میں اکابر صحابہ کے علاوہ بھی کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پاس قرآن مجید کے مصاحف موجود تھے اور اس عہد میں بھی کتاب اللہ پر صحف اور مصحف کا اطلاق بھی ہوتا تھا۔نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت حفاظ وقراء صحابہ کرام ؓ کا ایک جمع غفیر موجود تھا جو قرآن مجید کے تعلم اور تعلیم میں مصروف تھے۔اللہ کا فرمان: **ان علینا جمعه و قر آنه** یعنی'' بے شک اسے جمع کرنا اور اسے پڑھانا ہمارا ذمہ ہے''مکمل ہوا۔قرآن اسی ترتیب سے آج ہمارے پاس موجود ہے۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ اویک(AWAKE): جلد:XXXVIII،۸ستمبر۱۹۵۷ء،نمبر۱۷

۲۔ مثال کے طور پر انجیل مرقس کا باب ۱۶ جس کے آخر میں دو مختلف اختتامیے ذکر ہیں۔ان کے ذکر کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے:

Some manuscripts and ancient transltions do not have this ending to the Gospel(Verses 9 -20)

۳۔ **قل ما کنت بدعا من الرسل** (الاحقاف: آیت نمبر۹) ''آپ فرما دی کہ میں کوئی پہلا رسول نہیں آیا۔''

۴۔ ملاحظہ فرمائیں (http://www.bbc.com/news/business-33436021), Retrieved on 7/5/2017

۵۔ نگارشات ڈاکٹر محمد حمیداللہ، مرتب محمد عالم مختار، ب (لاہور، بیکن بکس، سن ندارد) ص ۳۶

۶۔ البخاری، محمد بن اسمٰعیل، صحیح البخاری، ج ۱ ،رقم الحدیث:۳۷۷۰

۷۔ باقالانی، قاضی ابوبکر محمد بن طیب، الانتصار للقرآن، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ،۲۰۱۲ء) ص:۱۶۱

۸۔ زہری، محمد بن سعد، طبقات کبریٰ، (بیروت، دار صادر۱۹۶۸ء) جزء ۸،ص:۴۵۷

۹۔ بدرالدین محمد بن عبداللہ، زرکشی، البرہان فی علوم القرآن، (بیروت، دارالکتب العلمیۃ،۲۰۱۱ء،ص:۱۴۰

۱۰۔ الانتصار للقرآن، قاضی ابوبکر محمد بن طیب باقالانی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۲۰۱۲ء)ص:۱۶۹۔۱۷۲۔۱۷۴۔۱۷۷

۱۱۔ حمد بن حنبل، امام ،مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص، رقم الحدیث:۶۳۲۵

۱۲۔ الدارقطنی، امام علی بن عمر، سنن الدارقطنی (بیروت، دارالمعرفۃ، سن ندارد) ج:۱ص:۱۲۳

۱۳۔ کتانی، محمد عبدالحی، کتاب التراتیب الادرایۃ، (بیروت، دارالبشائرالاسلامیۃ، طبعہ ثانیہ، سن ندارد) جزء اول، ص:۲۶۰ تا۲۶۱

۱۴۔ الفرقان(۲۵) آیت نمبر۵ ۱۵۔ صحیح البخاری: رقم الحدیث۴۳۱۱ ۱۶۔ صحیح مسلم: رقم الحدیث:۵۳۲۶

۱۷۔ طبقات کبریٰ محمد بن سعد زہری: دار صادر، بیروت،۱۹۶۸ء، جزء:۲،ص:۳۵۵

۱۸۔ صحیح البخاری: رقم الحدیث:۳۸۸۹ ۱۹۔ **المستدرک علی الصحیحین**: رقم الحدیث:۱۲۴۷

۲۰؎الاتقان فی علوم القرآن ،امام جلال الدین سیوطی ،دار الکتب العلمیۃ،بیروت لبنان،۲۰۰۷ء،ص:۹۱،کتاب المصاحف:ابن ابی داؤد حنبلی،دارالبشائر،طبعہ ثانیہ۱۴۲۳ھ،ج:۱/ص۱۵۹

۲۱؎کتاب العین:خلیل فراہیدی،مؤسسۃ دارالھجرۃ،طبعہ ثانیہ فی ایران،۱۴۰۹ھ،ج:۳/ص:۱۲۰

۲۲؎البیّنۃ:۲۔۳۔ ۲۳؎عبس:۱۱تا۱۶ ۲۴؎الطّور:۱تا۳ ۲۵؎الاحزاب:۶

(۲۶)مسند امام احمد بن حنبل:مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص،رقم الحدیث:۶۳۲۵

(۲۷)مسند امام احمد بن حنبل:رقم الحدیث:۲۱۲۵۹۔المعجم الکبیر:رقم الحدیث:۵۷۷۵

(۲۸)السنن الکبریٰ:الامام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی،دارالفکر،بیروت،لبنان،باب ماجاء فی کراھیۃ بیع المصاحف،ج:۶/ص:۱۶

(۲۹)شعب الایمان:رقم الحدیث:۲۱۴۴۔فصل فی قراءۃ القرآن من المصحف

(۳۰)شعب الایمان:رقم الحدیث:۲۱۴۶۔فصل فی قراءۃ القرآن من المصحف

(۳۱)شعب الایمان:رقم الحدیث:۲۱۴۸۔فصل فی قراءۃ القرآن من المصحف

(۳۲)المعجم الکبیر:رقم الحدیث:۸۳۱۱

(۳۳)کتاب المصاحف:ابن ابوداؤد عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی،دارالبشائر الاسلامیۃ طبعہ ثانیہ۱۴۲۳ھ،ج:۲/ص:۶۳۷

(۳۴)مسند امام احمد بن حنبل:رقم الحدیث:۵۲۰۸

(۳۵)الاصابہ فی تمییز الصحابۃ،ابن حجر عسقلانی،المکتبۃ العصریۃ بیروت لبنان۲۰۱۲ء،ص:۴۴۹

(۳۶)کتاب المصاحف:ابن ابوداؤد عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی،دارالبشائر الاسلامیۃ طبعہ ثانیہ۱۴۲۳ھ،ج:۲/ص:۶۶۴

(۳۷)کتاب التراتیب الادراریۃ،محمد عبدالحی کتانی،دارالبشائر الاسلامیۃ،طبعہ ثانیہ،ج:۲/ص:۳۴۹

(۳۸)کتاب المصاحف:ابن ابوداؤد عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی،دارالبشائر الاسلامیۃ طبعہ ثانیہ۱۴۲۳ھ،ج:۲/ص:۲۲۲۔۲۲۴

(۳۹)کتاب المصاحف:ابن ابوداؤد عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سجستانی،دارالبشائر الاسلامیۃ طبعہ ثانیہ۱۴۲۳ھ،ج:۱/ص:۲۳۸